www.emarsiya.com

مرثیہ

۱

جب سے نور سے لبریز ہوا جام سحر
خلق میں ہو گیا ہنگامۂ ہنگام سحر
دی مؤذن نے اذاں بڑھنے لگا نام سحر
روشنی مہر کی لانے لگی پیغام سحر
معرفت تھی جسے وہ محو ثنا خوانی تھا
کہ رخ مہر فلک چہرۂ نورانی تھا

۲

صبح کا شور ہوا موت کا بازار کھلا
نکلے شہ خیمہ سے گویا در گلزار کھلا
کربلا میں علم احمد مختار کھلا
شوق میں ہو گئے اہل نظر چہرہ دلدار کھلا
مرگ اعدا کی خبر یک دفعتاً سی پھیلی
ہیبت شیر بہر سو کی ہوا سی پھیلی

۳

دوست سرسبز ہوئے ہو گئے اعدا مسموم
سبزہ پیروں کا ہوا سارے درختوں میں ہجوم
چھائی بدلی کی طرح رحمت رب قیوم
سب ادا ہونے لگے فضل بہاری کے رسوم
اس طرف آج چلی جائے صبا گلشن میں
وہ صحرا میں ہوا اٹھی جو فضا گلشن میں

۴

کل جہاں دور خزاں کا تھا بہار آئی ہے آج
ہوا گلزار کہ گلشن ہوئی سی تاراج
اندنوں گل کی جو شادابی ہے تو بلبل کا ہے راج
پوچھنا چاہیے صیاد کا گلچیں کا مزاج
اب تو چار ہنسنے کی صحرا ہوا دونوں کے لیے
حکم اخراج بلد کا ہوا دونوں کے لیے

www.emarsiya.com

۴۵

ہو عیاں جو گل و بلبل میں پیارا ہے عشق کو عناد
کم چھیڑی گئی ہے نہیں بلبل کو صدا صیاد
واہ اے باد بہاری یہ ہے تیرا ایجاد
نے گل آتش کے آرا سیں ابھی تک ہے فساد
نخل شمشاد دکھلا قمریوں کی وحشت ہے
سرو دہقان کا ہے کشیدہ ہی عیاں قامت ہے

۴۶

ہر طرف فصل بہاری کی ہوئی ہے شہرت
انتہا ہو گئی اللہ ری گلوں کی کثرت
ہے یہ نزدیک کہ اب بلبلوں کو ہو نفرت
باغ میں رہنے کی جا تک نہیں پہنچی نوبت
پیچھے میں پاؤں گدو کا ڈھیر ہے ادھر گل پھول
ایسی کثرت ہوئی ہے کہ لگے سروں پہ پھول

۴۷

خاص بلبل تو ہے گل سرخ یہ دیتی ہے جان
اور گل پاس جو بین ہے بتی ہے اس کی شان
جنگلی کہہ دیا اللہ کھلی ایسی زبان
حکم ہر مرتبہ ہے ہٹ او ہم اونا فرمان
جب کو دیکھا ہے گل دوش میں کہہ جاتی ہے
گل خود رو کو تو خاطر میں نہیں لاتی ہے

۴۸

باغ میں ہو جانے کا ابر کوئی لیتا نہیں نام
کہ یہیں بیت ہے خرم اور یہیں دن ہے تمام
یاسمن کا ہے چمن صبح کا جیسے ہنگام
صاف قند ہے تختہ سوسن سے عیاں ہوتی ہے شام
ہوتی ہے آٹھ پہر گردش ایام یہیں
ہے عجب لطف کہ ہے صبح یہیں شام یہیں

www.emarsiya.com

۹

بارے یہاں قطرۂ شبنم کی چمک ہے پیدا
نشہ کا جوش ہے سبزہ کی لہک ہے پیدا
دل میں فرحت ہے سوا پھولوں کی مہک ہے پیدا
بیقراری ہوئی مشتاقوں کی لپک ہے پیدا
آج انداز سے مشتاقوں کو تڑپا دیں گے
منتظر بلبلیں ہیں اور ابھی گل آئیں گے

۱۰

باغ میں فصل بہاری کی ہوئی مہمانی
میوے آنے لگے رستے کی ہوئی ارزانی
آئے مہمان تو کی نہر نے بھی طغیانی
وضو کرنے کو پئے سحر دوڑ کے پہنچا پانی
فرش کی طرح صبا سبزہ کو پھیلانے لگی
منتظر بن کے نسیم سحری آنے لگی

۱۱

پھول گرماں ہے کوئی کوئی شگفتہ ہوا ہے
دھوپ گر ہوتی ہے سایہ کبھی ڈھل جاتا ہے
وسمہ رنگ اٹھانے کا ہرا جاتا ہے
قطرہ زن ابر بھی آ آ کے نکل جاتا ہے
ہے یقین یاد ہے اب جا بجا چھڑکیں گے شبنم
سارے گلشن میں جگہ دیتی ہے آکے شبنم

۱۲

باغ میں ہے آتش گل کا جو ہوا یہ نقشا
کیا عجب ہے گر ... آتش میں ہو یہی
پھول میں رنگ کے اور بو کے سوا اور کیا
رنگ تو دیکھ چکی بو کا ہے اب شوق تھا
صاف وقت ارغنی ہے جو زبان بلبل کی
لن ترانی کی صدا دیتی ہے نکہت گل کی

www.emarsiya.com

۱۳

بلبل اب گل کی نزاکت سے بہت عاری ہے
جھکا جاتا ہے جو پوشاک ذرا بھاری ہے
فرش ہے سبزے کا نقلی کی جو تیاری ہے
گل کے زخموں کے لیے مرہم زنگاری ہے
وسمہ کہتی ہے کہ سامان اب اچھا ہوگا
پھول سے زخم جگر کا بھی مداوا ہوگا

۱۴

ناز و انداز حسینان چمن کا ہے کھیل
حکم گلچیں کا ہے بلبل کو مصیبت ابھی جھیل
جو ہمیشہ تھے جدا ان میں ہوا ہے رنگا میل
دور سے بڑھ گئی گلزار کی دیوار پہ بیل
کیفیت سب کو نظر آتی ہے دن رات نئی
قہقہہ کبک نے مارا جو ہوئی بات نئی

۱۵

آج تک فکر گلوں کو نہ ہوئی تھی کاکل کی
منتشر ہوتے تھے تار نظر بلبل کی
زلف محبوب سے ہے شان بڑھی سنبل کی
چشم معشوق کے ڈورے سے ہیں رنگین ہر گل کی
وہ شگوفہ ہے کہ بے دیدہ کو حجاب آتا ہے
رنگ رخ عارض گلنار کو شرماتا ہے

۱۶

اب نہ ہے عاشق و معشوق میں شکوہ نہ گلا
کہیں گلشن میں خزاں کا ہے نشاں بھی نہ ملا
یوں نسیم آئی وہیں بادہ کی پتہ نہ ملا
زلف بلبل کی گرہ کھل گئی جو پھول کھلا
خلش خار محبت کا مزا پاتی ہے
باد نے رقص ہوئی کا جو تیرہ صبا جاتی ہے

www.emarsiya.com

۱۷

ہم نے کی صفت بحر بہت طغیانی
یہی تو جوش میں آنے کی ہوتی ہے بانی
ضبط کرنے کو کرے کوئی تو ہے نادانی
سر سے فوارے کے اب ہو گیا اونچا پانی
چاہتا ہے جو مرے دل میں ہے ظاہر کر دوں
نہایت احوال پریشاں غنچۂ خاطر کر دوں

۱۸

دخل جو فصل خزاں کا تھا چمن پہ تو نہیں
گل کھلے باد بہاری نے بڑھائی تزئین
قبضہ اب دوسرے کا ہو گیا بدلا آئین
بعد مدت کے بسائی گئی گلشن کی زمین
خوش دلی رسم ہے جس میں یہ وہی بستی ہے
گل خنداں جو گرے ہیں تو زمیں ہنستی ہے

۱۹

آنکھیں پائی ہیں مزا گل کا ہے کیا پیارا رنگ
کیا قیامت ہے جو انسان کا ہو ایسا رنگ
واہ اک قطرۂ شبنم سے ہوا پھیکا رنگ
یہی ہوتا ہے جو تصویر کا ہو کچا رنگ
خلق ہے باغ فنا رہنے کا یاں ڈھنگ نہیں
کہتے ہیں رنگ فنا جس کو یہ وہ رنگ نہیں

۲۰

شان معبود کہ جب دیکھئے روشن ہے باغ
صبح تک شام سے جگنو لئے پھرتے ہیں چراغ
بے شک خال رخ محبوب ہے لالہ کا داغ
نکہت بو جو ہے اللہ رے بلبل کا دماغ
بار خوشبو کا یہ بیکار لئے پھرتی ہے
بوجھ ایسا ہے کہ تھک تھک کے ہوا گرتی ہے

www.emarsiya.com

۳۱

ہے وہ تصویر چمن جس کا نہ چربا اترا
گرمیِ آتشِ گل بڑھ گئی دریا اترا
ڈر گئی بلبلِ ناشاد کا چہرا اترا
یہ پکار اٹھی جو دیوار سے سایا اترا
پاس پھولوں کے نہ کچھ ڈر ہوا میرا مجھکو
کیونکہ آنے دیا کانٹوں نے نہ روکا مجھکو

۳۲

اندلون رنگ جنون قابل نظارہ ہے
گل صد برگ کا ملبوس بھی صد پارہ ہے
صاف جنبش میں زمین صورت گہوارہ ہے
نہر چھلکی ہوئی ہے جوش میں فوارہ ہے
خوف دریا کی تھی ایسا ہوا ایان آکے پھری
تا سرِ باغ ہوا ابر کو بھی بچا کے پھری

۳۳

سخت لوہے سے ہے آتش سے بھی ہوتے ہیں نرم
آگئی ہے دھوپ زرا سی تو نوبت ہوئی ہے گرم
گل کھلا بہاری نے کیا جب آزرم
چادرِ سبزہ سے منہ ڈہانک لیا آگئی شرم
نازش اپنے پہ جو تھی خیرہ ذرا کھینچنے لگی
پہ چلا زور سے پانی تو زمین کٹنے لگی

۳۴

بزم گلزار جنان سے ہے سوا صحبت گل
روح سے بڑھ کے ہے محبوب گر نکہت گل
کوئی صورت نہیں مرغوب بجز صورت گل
بلبلیں پائیں کی پھیل اور کریں خدمت گل
منہ کا کرتی ہیں یہ گل سے جو رخساروں کے
حشر تک پھولوں کی لوا ہیں یہ بتیں منقاروں کے

www.emarsiya.com

۲۵

خوف کرتی ہے بہت ناز و ادا سے بلبل
گرد کب جھاڑتی ہے گل کی قبا سے بلبل
یہ طبیعت ہے کہ لڑتی ہے ہوا سے بلبل
ہے بُرا مانا کیا کہتی ہے جا سے بلبل
اس طرح صورت گل مجھ سے نہ کی جائیگی
تو تو دم بھر کے لئے آ کے چلی جائیگی

۲۶

قوت نامیہ سے کوئی نہ پہلو چھوٹا
ایسا پھیلایا کہ غنچہ کو بنایا بوٹا
یوں بڑھے بند ہر اک گل کی قبا کا ٹوٹا
سب زمیں مل گئی اس زور سے سبزہ پھوٹا
پائی طاقت تو جگہ پا کے شجر بڑھنے لگے
بلبلیں نکلیں قفس توڑ کے پر بڑھنے لگے

۲۷

رنگ ہر اک کا ہوا اور پھیکے آئی جو بہار
غنچے چٹکے تھے کہ بلبل نے بھی کھولی منقار
کہہ دیا صاف کسی کی نہیں میں تابعدار
ایک گلچیں جو کہے گا تو سناؤں گی ہزار
دیکھ لے ڈر میں میں چھوڑ کے ہم اطوار سے کیا
جب گلوں سے نہ ڈری میں تو کوئی اور سے کیا

۲۸

آ چکی فصل بہار اب بھی یہ پابند نہیں
کبھی غنچوں کی چٹکنے کی صدا بند نہیں
تھم گیا قافلہ آواز درا بند نہیں
بند ہے باغ کا دروازہ ہوا بند نہیں
شوق اگر ہو تو پہونچ جاتے ہیں جانیوالے
آتے ہیں پھاند کے دیوار کو آنے والے

www.emarsiya.com

۲۹

کیوں رشید اب بھی خیالِ گل و بلبل میں ہے تو
خلد کو جا چکے انصارِ امامِ خوش خو
اب بہا چاہتا ہے رن میں عزیزوں کا لہو
پھول مسلم کے ہیں جانے کو سوئے فوجِ عدو
کیفیت باغ میں مسلم کے جو تھی جاتی ہے
آخری دولت جو رہی تھی وہ لٹی جاتی ہے

۳۰

تکتے ہیں فوج کو وہ شیرِ ژیاں تیغ بکف
وہ سمجھتے ہیں یہ جس خیمہ کا بیشہ ہے نجف
اس قدر غیظ ہے جانیں ہوئی جاتی ہیں تلف
کبھی اعدا پہ نظر ہے کبھی حضرت کی طرف
دھیان ہے اتنا کہ یہ دم بھر میں جدا ہوتے ہیں
دیکھتے ہیں او نہیں اور پھر کے منہ روتے ہیں

۳۱

کبھی عباس سے کہتے ہیں کہ دیکھو مرا حال
ہو چکا ایک چمن تو مرا رن میں پامال
حکم دیدو کہ نہ اب مجھ سے کرے کوئی سوال
ہائے افسوس کسی کو نہیں کچھ میرا خیال
دلِ بیتاب کو قابو میں نہیں پاتا ہوں
خاتمہ ہوتا ہے خود مرنے کو میں جاتا ہوں

۳۲

اب جہاں میں نہ رہا میرے سپاہوں کا شفیق
وہ حبیب ابنِ مظاہر مرا بچپن کا رفیق
یاد تھے خوب اسے وہ نہیں مسئلے جتنے ہیں دقیق
روز و شب کرتے تھے ہم علم میں باہم تحقیق
جب وہ ملتے تھے مرا غنچۂ دل کھلتا تھا
اونکی باتوں سے مرے دل کو مزا ملتا تھا

www.emarsiya.com

۳۳

سنکے یہ کوفہ کو دیکھا کے دونوں نے کلام
اے پدر کیجئے دعا اذن دیں آقائے امام
نام ہم جا کے کریں قربان ہوئے دو تو غلام
چاہتے ہیں یہ کہیں آپ سے دہان ہو تمام
بحر و بر قبضہ میں تا حشر رہے دنیا میں
وہ پسر آپ کے دریا میں ہیں ہیں دو صحرا میں

۳۴

بولے شہ آؤ ادھر آؤ شکایت نہ کرو
دل تڑپتا ہے مرا قطع محبت نہ کرو
روح گھبراتی ہے جلدی پئے رخصت نہ کرو
مجھکو مرنے دو تم مرنے میں عجلت نہ کرو
ہاں عوض پیچھے کفار کے قاتل ہوتا
لڑکے مرجاتا ہوں جب لڑنے کے قابل ہوتا

۳۵

سامنا پہلے پہل غم کا ہے کس طرح سہوں
کیا قیامت ہے کہ نادانوں سے اپنا کہوں
پارۂ دل مرے پامال ہوں زندہ میں رہوں
اس سے بہتر تو یہی ہے کہ میں دنیا میں نہ ہوں
داغ ہیں درد ہے کیونکر کوئی سمجھائے تمھیں
کس طرح دل کو دکھاؤں کہ یقین آئے تمھیں

۳۶

ہاتوں کو جوڑے ہوئے کہتے تھے دونوں نادان
ہم بہر طور کریں گے مدد شاہ زمان
اب بھی لینا ہے عوض قبلۂ دین و ایمان
ہم تڑپتے ہیں جو روتی ہیں بہن اور اماں
چھوٹ کر جائیں سے لطف خور و خواب نہیں
جا کے باہر سے ملیں گے یہ میں اب تاب نہیں

www.emarsiya.com

۳۵

عوض کی دو نواسے نہ سمجھو ہیں غلام ابن غلام
چاہئے اپنی مصیبت میں ہمیں آئیں کام
پہلے دی جان تو کیسا ہوا بابا کا نام
آپ کے صدقے میں پایا شرف اے شاہ امام
ان کو حاصل ثمر گلشن امید ہوئے
اس طرح سے جو مرے زندۂ جاوید ہوئے

۳۶

واسطے دیکھنے جوہر جو شجاعت کے انہیں
سرخ آنکھیں ہوئیں غصہ کی حرارت سے انہیں
حق بجانب ہے برادر غم فرقت سے انہیں
تپ چڑھی آتی ہے یہ پیاس کی شدت سے انہیں
داغ اس سن میں گوارا ہیں بھلا کب ان کے
دل جلاتے ہیں مرا سوکھے ہوئے لب ان کے

۳۷

اصل یہ ہے کہ مرے لال نے سہے غم ان کو
اجر دے اسکا خداوند دو عالم ان کو
پھیرے ہیں یہ کیونکر طرف لشکر اعظم ان کو
میں سمجھتا نہیں اکبر سے بھی کم ان کو
بحر تشویش میں کب کشتۂ دل غرق نہیں
اپنی اور بھائی کی اولاد میں کچھ فرق نہیں

۳۸

سن کے یہ سینہ سے لپٹا کے انھیں پیار کیا
بولے غصہ نہ کرو تمکو عوض دے گا خدا
چاہئے رحم تمہیں امت جد ہیں اعدا
بھائی سے کہنے لگے رو کے شہنشاہ ہدا
اسد اللہ کا ان بچوں نے دل پایا ہے
رو کو عباس مرے شیروں کو غیظ آیا ہے

www.emarsiya.com

۴۱

دل میں ہے خاتمۂ فوج بد افعال کریں
خون سے دشت کو بھی ابر کو بھی لال کریں
زندہ گھوڑوں سے گرادیں انھیں پامال کریں
نہ رہے حاجت تشہیر بھی وہ حال کریں
ایک مدت سے ہے جس شے کی غرض مل جائے
باپ کا بھائیوں کا ہم کو عوض مل جائے

۴۲

شہ نے اکبر سے کہا سنتے ہو بچوں کا بیان
دیدنی ہے یہ فصاحت یہ بلاغت مری جان
یہ بھی ہے احمد مرسل کے گھرانے کا نشان
ہوگا ممکن نہ جواب انکا یہ جب ہوں گے جوان
کہا قاسم سے کہ دونو یہ مرے شیر ہیں
جد عقیل انکے ہیں یہ عقل میں بھی یکتا ہیں

۴۳

گو یہ بچے ہیں شجاعت میں کسی سے نہیں کم
یہ وہ ہیں جوہر سے ثابت قدمی انکے قدم
ہم سے اور ان کے پدر سے تھی محبت باہم
الغرض ٹال رہے تھے جو نہیں سلطان امم
چاہتے تھے کہ انھیں دھیان وغا کا نہ رہے
بھول جائیں جو یہ باتوں میں تو غصہ نہ رہے

۴۴

کہتے تھے عون و محمد سے کہ سمجھاؤ انہیں
تم تو ہم سن ہو ذرا کھیل میں بہلاؤ انہیں
چین سے بیٹھو کہیں خیمہ میں لے جاؤ انہیں
ناگہاں ماں نے صدا دی کہ یہاں لاؤ انہیں
کچھ سنوں میں بھی جو مرضی شہ والا ہے
مرنے کو جانے میں کیا دیر ہے باعث کیا ہے

www.emarsiya.com

۴۵

دونوں کہنے لگے ہو اذن تو اب مر جائیں
مادر آزردہ ہیں ہم خیمہ میں کیونکر جائیں
ہو مناسب تو یہیں سے کے برادر جائیں
شہ نے فرمایا کہ اچھا علی اکبر جائیں
اسے دلگیر و نہ دیا اذن وغا کا بیٹے
جا کے کہہ آئیں کہ اب تک تمہیں روکا بیٹے

۴۶

لے کے ہمراہ جو اون کو علی اکبر آئے
طعن سے بولیں جو مطلب تھے بر آئے
واہ تم خوب لڑے فتح ہوئی گھر آئے
زندہ خیمہ میں چلے آئے نہ مر کر آئے
کہا اکبر نے انھیں مرنے کی رخصت نہ ملی
یہ مصر تھے مگر آقا سے اجازت نہ ملی

۴۷

بولیں کس طرح کہا تھا سنوں میں بھی ذرا
عرض مطلب کا ہے ہر ایک سے انداز جدا
ہاتھوں کو جوڑ کے قدموں پہ نہ کیوں سر رکھا
ہے ابھی خیر سویرا ہیں ولا دوں کی رضا
میرے اعزاز میں کیا کہ نہ کریں گے آقا
عرض لونڈی کی کبھی رد نہ کریں گے آقا

۴۸

گفتگو ہوتی تھی یہ ہو گئی حضرت کو خبر
آئے خواہر سے پئے عذر جھکائے ہوئے سر
عرض کی زوجۂ مسلم نے کہ میں ہوں مضطر
میرے بچوں کو ملے اجر شہادت کیونکر
سرخرو فاطمۂ زہرا سے رہوں نام رہے
میں کہیں کی نہ رہوں گی جو یہ ناکام رہے

www.emarsiya.com

۴۹

پہنچے ہاتھوں میں دیگر او نہیں اپنا کے کفن
لائی حضرت کے قریں ایک کو ماں اک کو بہن
عرض کی دونوں نے حاضر ہیں یہ اے شاہ زمن
آپ پہ وہ بیاں نہ پہنچے کہ ہے ان کا بچپن
جائیں دیدیں گے برطرح نام کریں گے دونو
گو یہ بچے ہیں مگر لڑ کے مریں گے دونو

۵۰

عذر للہ نہ فرمائیے اے سبط رسول
اب تو اس رانڈ کا محتاج کا ہدیہ ہو قبول
منہ پہ دامن لیا رونے لگا دلبند بتول
کہا جائیں کہ شہادت کی سعادت ہو حصول
یوں ہیں تسلیم کرو گرد پھر وصدقے ہو
ہاتھوں کو جوڑ کے قدموں پہ گرو صدقے ہو

۵۱

جب قدم چوم چکے وہ گل گلزار نبی
دی صدا زینبؑ ناشاد نے کیوں کے بھائی
تمنے بھی دودھ انہیں بخشدیا رخصت دی
عرض کی کیسی بشارت سے کہ ہاں ہاں بی بی
دیکھو پیغام مسرت کے چلے آتے ہیں
مجھ میں جان آئی ہے مرنے کو جو یہ جاتے ہیں

۵۲

فرض کیجئے کیا اس طرح کا پھر دن ہوگا
فصل وہ اور ہی کچھ ہوگی نہ یہ سن ہوگا
مہرباں پھر نہ یہ شاہ ملک و جن ہوگا
الغرض آج جو ہے کل نہ یہ ممکن ہوگا
اذن دیگر انہیں مرنے کی دعا فرمائیں
اے حضور آپ بھی قدموں سے جدا فرمائیں

www.emarsiya.com

۵۳

کہا بانو نے گلے سے ابھی تم بھی تو لگاؤ
دل تڑپنے لگا دونوں سے کہا اچھا آؤ
ہاتھ شانوں پہ دھرے بھاگ کے کہا جلدی جاؤ
لو بابا سے مرے چھوٹے کا رنج نہ کھاؤ
ویرا بھی نہیں اب مرنے پہ تیار ہیں سب
دیکھو تو جنس شہادت کے خریدار ہیں سب

۵۴

سب سے ملنے لگے بڑھ بڑھ کے جو دو ماہ لقا
دفعتاً ہو گئی خیمہ میں قیامت برپا
گود میں پیار سے جب اکبر و قاسم نے لیا
کرتے تھے بھائی عون کیواسطے عباس بکا
دل پہ صدمہ تھا کہ جانباز جدا ہوتے تھے
ہائے مسلم شہ دیں کہتے تھے اور روتے تھے

۵۵

کہتے تھے عون و محمد ہے بہت غم کا وفور
ساتھ کھیلا کئے ہم تم ہوئے ہم دونوں دور
جلد تر آئیں گے اللہ کو گر ہے منظور
دیکھنا راہ ہماری در جنت پہ ضرور
جام کوثر کو ذرا منہ نہ لگانا بھائی
جب ہم آئیں گے تو فردوس میں جانا بھائی

۵۶

لپٹی جب عون و محمد سے وہ رشک کوکب
ماں یہ کہکر ہوئی غش صبر نہیں ہوتا اب
بولے زینب سے یہ بھائی تم آؤ گے کب
وہ لپٹ جاتی تھی بڑھ کر یہ جدا ہوتے تھے جب
وصل دم حال دل آپس میں بیاں ہوتا تھا
پھر سے ایک ایک سے گلے ملتا تھا اور روتا تھا

۵۷

جب چلے گھر سے ہوا اور زیادہ ماتم
دل جگر خون ہوئے ماں کو ہوا ایسا غم
تھی عجب عالم حسرت میں وہ مجبور الم
جوش خوں جوش سے دریا کے نہیں ہوتا کم
تھا عجب حال غضب کی تھی بلا آئی ہوئی
پیچھے دونوں کے بہن آتی تھی گھبرائی ہوئی

۵۸

یہ ستم دیکھا فلک کی نہ ہوئیں آنکھیں کور
وہ تلاطم تھا کہ جس طرح ہو دریا پر شور
آنہ بھی آہوں کی تھی اور آنسو نکلنے کا زور
ایسا غم تھا کہ نہ بھولی جسے ماں تا لب گور
کہتی آتی تھی یہ دیدار ہے آخر بچو
ماں سے چھٹتے ہو خدا حافظ و ناصر بچو

۵۹

باہر آئے رہا تا دیر محل میں کہرام
سب تھے ہمراہ کہ نکلے ساتھ شہنشاہ امام
آئے دونوں کے فرس ہمسر برق بے لجام
بڑھ کے گھوڑوں پہ چڑھے جھک کے کیا سب کو سلام
باگیں اٹھتے ہی فرس برق کو شرمانے لگے
موت کے لشکر اعدا کو پیام آنے لگے

۶۰

عرش تک شور ہے مسلم کے یتیم آتے ہیں
حق کے بازار میں دو در یتیم آتے ہیں
خوں بہانے کو پئے پیش کریم آتے ہیں
دونوں لے کر خبر ذبح عظیم آتے ہیں
دیں کا سلطان ہے دنیا سے سفر کرنے کو
ایلچی آتے ہیں جنت میں خبر کرنے کو

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۴۱

گھوڑے اڑاتے ہیں برابر کہیں لیتے نہیں دم
کہتے آتے ہیں کہ رفتار نہ دلدل سے ہو کم
کبھی آئے نہیں ہیں جنگ کے میدان میں ہم
آج پہلے پہل اس راہ میں رکھا ہے قدم
کوئی ہمراہ نہیں غیر خدا ساتھ رہے
پاؤں ہیں کام کے میدان اگر ہاتھ رہے

۴۲

یہ وزیر خیر سے اڑ جاتے ہیں ہنگام ستیز
ہیں یہ دونوں جو بلا خیز تو چال آفت خیز
یہ سبک ایسے نکل جاتے ہیں وقت مہمیز
راہ گر بال سے باریک ہو تلوار سے تیز
سامنا ہو جو بلا کا تو آفت کر دیں
حشر بھی آکے جو روکے تو قیامت کر دیں

۴۳

دونو یہ پھول ہیں اور رونق دولستان بہشت
وہ چچا ایسے ہیں سردار جوانان بہشت
وہی مشہور ہوئے یوسف کنعان بہشت
سب جواں ہوتے ہیں واں جا کے یہ ہیں شان بہشت
یہ نہیں شوق کہ تسنیم کا پانی مل جائے
اس لیے قصد جناں ہے کہ جوانی مل جائے

۴۴

جب قریب آئے تو بس ٹوٹ پڑے اعدا پہ سے
غل ہوا حشر کا ہے وقت خدا خیر کرے
کیوں نہ ہو شیر کے بچے ہیں کسی سے نہ ڈرے
رنگ کچھ اور ہوا ہاتھ جو قبضوں پہ دھرے
تیزی اعدا کے دکھا دینے کو بجلی نکلی
تیغ جو دو تیغ تلوار سے جلدی نکلی

٦٥

جو چلا پیچھے اک برق شرربار گری
فوج اعدا کی نظر سے دم پیکار گری
پیچھے ہٹتے ہیں جو آخر کی صف ایکبار گری
پہونچی حاکم کو خبر فوج کی دیوار گری
ہیں عوض باپ کا بن باپ کا ہیں غم کھاتے ہیں
اب تو اقصر گرانے کے لیے آتے ہیں

٦٦

ہائے ان دو نو دلیروں نے بھی کیا کیا ہاتھ
انکی تلوار بھی اٹھی جو اٹھا او نکا ہاتھ
گو اٹھائے ہوئے ہیں سپر امان عدا ہاتھ
ہیں ید اللہ کے جگر جنگ سے کھینچیں کیا ہاتھ
دو دو اعدا طرف نار سقر ساتھ چلے
ابتو ہر ایک صف آدھی ہے کہ دو ہاتھ چلے

٦٧

ہر طرف دوڑتے ہیں شوق میں بچے ناسمند
ہے عجب تیزی رفتار کہ اوڑتے ہیں پرند
کچھ پہونچتی ہے نہ تیروں کی نہ تیروں سے گزند
ان تلک آ سکتی نہیں ایک ستمگر کی کمند
سیکڑوں دو نو کی ٹاپوں سے کچل جاتے ہیں
فوج جب گھیرتی ہے صاف نکل جاتے ہیں

٦٨

کبھی دیکھی نہیں دنیا میں لڑائی کی قسم
ساتھ ہی ہوئے گا معدوم نہ جانیں ہیں نہ جسم
ہوگئے محو جہاں سے نہ رہیں موسوم نہ اسم
آج ٹوٹا ہے عجب طرح سے ہستی کا طلسم
بھولا بیٹھا ہے پسر نام پدر کا کیا تھا
باپ کو یاد نہیں ہے کہ کوئی بیٹا تھا

www.emarsiya.com

۷۶

اس طرح انکو دبا دو کہ نہ اک آہ کریں
یوں چلیں ہاتھ کہ خود ذبح ہوں خود واہ کریں
جان پر کھیل کے ہم مدد شاہ کریں
فوج کو قتل کریں صاف یہ سب راہ کریں
زندگی ختم ہے خیر ایک نظر دیکھ آئیں
بھائی کو فوج میں طیور پدر دیکھ آئیں

۷۷

جوش میں آ کے یہ کہتا ہے بڑے سے چھوٹا
کردو پال لعینوں کو بڑھا دو گھوڑا
دل ہوں ایسے کہ پسند آنے لگے انکو قضا
آ کے ہر ایک کے تیغ پہ خود اپنا گلا
آپ شمشیر دم تشنہ دہانی مانگیں
ایک ایسا انہیں مارو کہ نہ پانی مانگیں

۷۸

دونوں بھائی بھی ہوئے لڑنے کو تیار بجنگ
چاروں لشکر کی صدا میں خون سے ہوئی تیغ گلرنگ
چلے لاکھوں تیر و خنجر و شمشیر و خدنگ
چاروں ہم سے لعینوں کو دکھا کے جو رنگ
درمیاں ایک ایک طرف کھڑے تھے جو پڑے کے لڑتے
مطمئن تھے کہ اگر فوج میں گھر کے لڑتے

۷۹

وہ ہیبت پھر کے یہ چھوٹے سے بڑے کی کلام
بھائی ڈرنا نہیں کیا چیز ہے یہ لشکر شام
چاروں فوج پہ پکار اسد اللہ کا نام
عرض کرتا ہے یہ چھوٹا نہیں کچھ ڈر کا مقام
مستقل جنگ میں انسان دم پیکار رہے
گھوڑا قابو میں رہے قبضہ میں تلوار رہے

www.emarsiya.com

۱۶۳

باپ کے غم میں ہے چشم غضب اعدا کی طرف
نوجوان بیٹی ہی چلی جاتی ہیں صحرا کی طرف
ہے نظر تشنگیٔ سید والا کی طرف
بھائی یاد آتے ہیں جب جاتے ہیں دریا کی طرف
قتل کرتے ہیں لعینوں کو سزا دیتے ہیں
جوش میں خون کی اک نہر بہا دیتے ہیں

۱۶۴

ساقیا جام سے مرگ پلا اعدا کو
حال وہ کر کہ ہو جینے کا گلا اعدا کو
دے اگر موت کا پیغام جلا اعدا کو
جام دل توڑ کے مٹی میں ملا اعدا کو
روئے منہ ڈھانک کے شیطان بھی رحم ان کے لئے
ہاں بہت جلد منگا ماہ جحیم ان کے لئے

۱۶۵

مجھ کو وہ مے ہو عطا دے جو حیاتِ ابدی
نام جس بادہ کا ہے فضل جنابِ احدی
چاہتا ہوں مرے اعمال کی دھو جائے بدی
سچ تو یہ ہے کہ ترا لطف ہے لطفِ صمدی
دین سے جس کو ملا رتبہ وہ اسلام ہے یہ
تیرے میخواروں کے دور میں انعام ہے یہ

۱۶۶

سب کو ایمان دیا تو نے مے الفت دے کر
یہ تری رکھتے ہیں تجھ سے فقط اک پیغمبر
تجھ سا ساقی ملا کیونکر ہو تو نازاں کوثر
تجھ کو خالق نے بنایا ہے سبھوں سے بہتر
تیرا میکش جو ہو سرشار وہ بندا جانے
کیوں نصیری تجھے کہتے ہیں خدا کیا جانے

www.emarsiya.com

٥٠

جان میکش کی چلی جاتی ہے چلا آ ساقی
بڑھ رہا ہے غم و اندوہ کا دریا ساقی
بادباں آج بنے تیرے تو لا ساقی
دل مرا ڈوبتا ہے کشتئ مے لا ساقی
حضرت نوح کو طوفان سے بچانے والے
عالم ساحل امید دکھانے والے

٥١

مے کا دریا ہے بڑھے روح کا سیلاب اٹھے
جام چھلکے نہ کوئی بزم میں شیشا ٹوٹے
چاہیے آج تو منکر کی بھی توبہ ٹوٹے
در خیبر کی طرح دل نہ ہمارا ٹوٹے
پیے یہ پیپے بکے یہ سبو اور دعا لے ساقی
جام پر جام لے تار بندھا دے ساقی

٥٢

ساقیا تجھکو ملا آپ سے عناصر کا پتا
پائی جب خاک قدم تیری بنا یہ پتلا
آب کی جا تری الفت کا ملا ہے بادا
آتش عشق ہے تیری ترے دامن کی ہوا
حق بجا نسبت ہے کسی کو میں بھلا کیا سمجھوں
آدمی ہوں مگر اپنے کو فرشتہ سمجھوں

٥٣

جام جو پیاسے گرے آنکھوں کو ہو سیال ٹھنڈا
جیسے چھلکا ہو ہوا کا مرا ساحل ٹھنڈا
یوں نہ بیگانہ ہو کر ہو جس طرح سے سبیل ٹھنڈا
رہے گرمی میں قیامت کی مرا دل ٹھنڈا
کیا کروں گا میں بھلا بادۂ کوثر لے کر
ہو گیا مست ترے ہاتھ سے ساغر لے کر

www.emarsiya.com

۸۱

سنا تھا ایک نئی تجھکو سناتا ہوں خبر
دیر سے لڑ رہے ہیں حضرت مسلم کے پسر
چھوٹے ہیں پیاسے بھی ہیں کم سن بھی ہیں شیر دلاور
گو کہ زخمی ہیں بہت پر نہیں بیٹے تیور
تیر کی طرح ہر اک صف سے گزر جاتے ہیں
حشر کر دیتے ہیں میدان میں جدھر جاتے ہیں

۸۲

بڑھ کے آتے ہیں جری گو کہ ہے دو روز کی پیاس
ہیں پریشان جو سردار تو لشکر کو ہراس
ہاتھ چلتے ہیں کہ اڑتے ہیں لعینوں کے حواس
کوئی ٹھہرتا نہیں میدان میں ہو دور کہ پاس
تیز رہوار ہیں ایسے کہ ہوا پیچھے ہے
پیچھے آگے ہیں اور ایک قضا پیچھے ہے

۸۳

منہ وہ ہیں گرز و سنان تیغ و تبر بھی کاٹیں
دست و پا قطع کریں قلب و جگر بھی کاٹیں
سینے چھیدیں ستم ایجادوں کے سر بھی کاٹیں
کہتے ہیں پائیں تو جبریل کے پر بھی کاٹیں
پیچھے نیچے بھی یہی دونو ہیں سنا ہیں ہیں یہی
دونو تیغ اسد اللہ کی زبانیں ہیں یہی

۸۴

دمبدم خون بہاتے ہیں پریشانی ہے
انہیں نہروں میں سمندر سے سوا پانی ہے
موج میں جوہر سینے پہ آب کی طغیانی ہے
لشکر شام ہے یا کشتی طوفانی ہے
خون کے آنسوؤں سے زخم ہیں دھونے کے لئے
بند پانی کیا اپنے کو ڈبونے کے لئے

www.emarsiya.com

۵۵

قہر اللہ کا ہیں فوج ستمگر کے لئے
آج یہ موت ہیں ہر ایک بد اختر کے لئے
غم دل و جان کے لئے ہیں تو بلا سر کے لئے
ہیں کہ یہ مار عذاب آئے ہیں لشکر کے لئے
دم میں ہم برق تڑپتی ہے چمک ایسی ہے
سانپ بل کھاتے ہیں غصہ میں پھبک ایسی ہے

۵۶

دونوں بچوں نے شکست اُن کی ستمگر کو دی فاش
کہہ رہے ہیں پسر سعد کی لازم ہے تلاش
کسی جا شمر ستمگار بھی بچ جائے کاش
وار پہ وار جو کرتے ہیں تو ہے لاش پہ لاش
انکو معلوم ہے وہاں آگ کا لگا دریا ہے
روح کے نار میں جانے کو یہ دل بیٹھا ہے

۵۷

ابھی منبر پہ بیٹھیں تو پیمبر کی ہے شان
رن میں لاکھوں سے مقابل ہیں تو حیدر کی ہے شان
گر علم پائیں تو عباس کی جعفر کی ہے شان
دونوں میں حضرت شبیر کی شبر کی ہے شان
یہ بھی سب اپنے بزرگوں کی طرح ذی شان ہیں
امن کرانے کے سبھی چھوٹے بڑے یکساں ہیں

۵۸

وہ قتل ظلم ہے کہ نوجوان کو ذرا ہوش نہیں
سامنا موت کا ہے اون سے جو روپوش نہیں
کٹ گئے گرز تو مگر کوئی سبکدوش نہیں
اتنا دوڑے تھکے بھی قابل کوئی خاموش نہیں
نشہء جام سے کفر پہ طور بڑھا
مر گئے جسم سے تو پار گئے اور بڑھا

www.emarsiya.com

۸۹

وار کس لطف سے کرتے ہیں یہ ماہِ کامل
تڑپیں مجروح نہ کیونکر کہ تڑپاتے ہیں دل
کیا پامال تو فرحت ہوئی دل کو حاصل
تم جو چوتا صدوے سال پکارے بسمل
گرد پھر پھر کے عدو محوِ فنا ہوتے ہیں
مرغ جاں انکے تصدق میں رہا ہوتے ہیں

۹۰

طاقت اس سن میں نہ شیروں نے کبھی پائی ایسی
صاف ہر صف ہوئی ہاتھوں میں صفائی ایسی
کسنے دیکھی ہے تن و سر میں جدائی ایسی
حشر تک اب نہ کبھی ہوگی لڑائی ایسی
پیچھے لائے ہیں دو لاکھ سے لڑنے کے لئے
لڑکے دو آئے ہیں دو لاکھ سے لڑنے کے لئے

۹۱

کبھی دیکھی نہ زمانہ میں سنی ایسی رزم
ذکر جسکا ہے شجاعوں کے لئے رونقِ بزم
کوئی دشمن نہ سمجھے آج کیا ہے یہ عزم
عزم وہ عزم کہ کہتے ہیں جسے سب بالجزم
سرکشی کی یہ سزا دیکے پھریں گے دو نو
حاکمِ شام کا سر لے کے پھریں گے دو نو

۹۲

گھوڑے پر کالے اتش ہوں کیوں سرخ نہ رنگ
تیز کرتی ہی ادا غصیں اور جاتی امنگ
دیکھ بہر شجاعت سے یہ بے خوف نہ لوٹے کہیں تنگ
ایکا ہر ایک قدم شاطرِ گردوں کے شلنگ
ہے یہ بالا دوی انبوہ میں جب آتے ہیں
سرِ اعدا پہ قدم رکھتے ہوئے جاتے ہیں

www.emarsiya.com

۹۳

رن میں شیروں نے دیکھا یا انہیں کو زور آور
ایک جلاد بھلا دو کے مقابل کیا تھا
دو جواں آئے تو ایک ایک تہِ تیغ آیا
تین اگر صف سے بڑھے ہو گیا ہر ایک دو نیم
سامنے چار اگر آئے ہوئے چاروں زخمی
سیکڑوں لاشے ہیں میدان میں ہزاروں زخمی

۹۴

دیکھتے پردے سے ماں کرتی تھی ایک ایک بیان
میرے بچے نہ ہوئی مرحمتِ شاہِ زماں
چاروں بیٹوں نے تو مرنے کے نکالے ارمان
بے لڑے مر گئے دو لڑتے ہیں وہ شیر زیاں
اون سے عزت ہے مری باپ کی عزت ان سے
بیکسی ان سے ہے ظاہر تو شجاعت ان سے

۹۵

کہکے یہ جوش میں دونوں کو صدا دی اک بار
رکھلی عزت مری تم دونوں نے پیاروں میں نثار
ہے زرا بھوک میں اور پیاس میں بڑھنا دشوار
سن بہت کم ہیں اور ہجوم ہیں لاکھوں کفار
کام کا وقت ہیں قرباں تمہارے بچے
اب کرو حملۂ آخر مرے پیارے بچے

۹۶

سنتے مادر کی صدا فوج میں در آئے دلیر
دونوں نے چار طرف کر دیئے لاشوں کے ڈھیر
پھر بڑھی پیاس کہ جینے سے طبیعت ہوئی سیر
بڑھ گئے زخم بہت زور گھٹا گھر گئے شیر
ہاں یہ چلائی کہ یہ وقت وفاداری
منہ ادھر کو نہ پھرے سینے پہ بچھی ہے نہ ہٹنا واری

www.emarsiya.com

۹۷

دیکھو سب دیکھ رہے ہیں تمھیں اسکا ہے دھیان
بات ہم چشموں میں رہ جائے یہ مادر قربان
آبرو جاتی ہے جیسے تصدق ہے جان
جلد مر جائیگی کوشش کرو حتی الامکان
نصرت شاہ خوش اوقات ہوئی جاتی ہے
تم صغیروں سے بڑی بات ہوئی جاتی ہے

۹۸

کیا ہے اب کیوں نہیں ہوتے تم شہ والا پہ نثار
مطمئن ہوں دل مضطر کو مری آئے قرار
کب صدا آتی ہے مارے گئے دونو دلدار
بال میں کھول چکی رونے کو اب ہوں تیار
لاشے آتے ہیں مجھے وہ وقت دکھا دو پیارو
میں بچھا آئی ہوں ماتم کی صف آ کے پیارو

۹۹

یاں تو یہ حال ہے واں گرد ہے سب لشکر شر
اب لگاتے ہیں برابر سے لعیں تیغ و تبر
دس بڑھ کے آئے جو بٹے پانچ لگا کر خنجر
کبھی زخمی ہوئے سینے کبھی شق ہو گئے سر
ہے وہ ایذا نہ یہ عالم ہو جو دم بھی نکلے
پا گئیں چھوٹیں تو رکابوں سے قدم بھی نکلے

۱۰۰

اتنے بھی کرتے نہیں اللہ رے بچوں کا دل
ایسا گھیرا ہے کہ ہے سانس کا آنا مشکل
جب گرا دینے کا کرتے ہیں ارادہ قاتل
کہتے ہیں دونو جری اس سے بھلا کیا حاصل
ہو گر اتنک تو عزت ہے یہ مرنا ہمکو
ہم ہیں سادات ہیں پامال نہ کرنا ہمکو

www.emarsiya.com

۱۰۱

قتل ہوا قرن میں وہ شیر جو ناگاہ گرے
فلک عزت و اجلال کے دو ماہ گرے
جوش جرأت کا یہ تھا گاہ اٹھے گاہ گرے
شہ سے عباس نے کی عرض وہ ذی جاہ گرے
پھر امداد دیا بند وفا جاتا ہے
بھائی مسلم کا نشان آج مٹا جاتا ہے

۱۰۲

شہ نے ارشاد کیا جلد برادر جاؤ
نہ ذرا دیر ہو بیٹا علی اکبر جاؤ
رو کے فرمایا بھتیجے سے کہ دلبر جاؤ
بھانجوں سے کہا تم خیمہ کے اندر جاؤ
میں بھی جاتا ہوں کہ غم کھا رہے ہونگے دونو
فوج سب گرد ہے گھبرا رہے ہوں گے دونو

۱۰۳

ہم سے لڑنے آئے ہیں بیٹوں نے جو زینب کے کہا
بھائی رو رو کے انہیں فرمانے لگے شاہ ہدا
سچ ہے ہیں تیور برے انکا نہیں جانا اچھا
یہ اگر جا پہنچے ہو چکی آفت برپا
غارت اعدا کو دم رنج و تعب کر دینگے
ساتھ کھیلے ہوئے بھائی ہیں غضب کر دینگے

۱۰۴

ادھر کھڑے روتے ہوئے مقتل کی طرف شاہ چلے
تیغیں کھینچے ہوئے سب جانب جنگاہ چلے
گہہ اٹھے گاہ گرے یوں شہ ذی جاہ چلے
غم کا تھا جوش تو بسمل کی طرح راہ چلے
خلق سے سوئے عدم جانے کا ساماں دیکھا
خاک اور خون میں اوندھے دونو کو غلطاں دیکھا

www.emarsiya.com

شہ نے فرمایا کہ آہستہ اٹھا لیتے ہیں ہم
کہا یا سید ابرار نکلنے کو ہے دم
اب رگیں کھنچتی ہیں آنکھوں سے نظر آتا ہے کم
ہچکیاں آتی ہیں ہم رو کے ہیں بیہم
کون ہیں یہ جو اشاروں سے بلاتے ہیں ہمیں
در فردوس سے دو جام دکھاتے ہیں ہمیں

ہاتھوں سے شہ کے قدم تھام کے چومے کئی بار
سر لئے زانوؤں پر خوب کیا شاہ نے پیار
رو کے فرمایا نہ ماں کو نہ بہن کو ہے قرار
آؤ گھر میں چلو دیکھیں تمہیں سب غمخوار
عرض کی ہے یہ دعا نزع کی مشکل نہ رہے
تن یہ ہیں چور اوٹھانے کے بھی قابل نہ رہے

جھک کے یہ شاہ دو عالم نے کہا میں آیا
بیچ میں فوج تھی اس سے ہوا اتنا عرصہ
دونوں کہنے لگے آپس میں برادر دیکھا
ہم تو کہتے تھے کہ آتے ہیں بہت جلد آقا
لیجئے ہم دونوں غلاموں کو حضور آ پہنچے
بندہ پرور ہیں دم نزع ضرور آ پہنچے

پاس جب پہنچے تو کیا سنتے ہیں شاہ ابرار
ایک سے ایک یہ کہتا ہے کہ بھائی ہشیار
دم نکلنے میں تردد نہیں کرتے جرار
حضرت آ پہنچے تو پھر ہوگا نہ مرنا دشوار
دیکھو گھبراؤ نہ ہوتی ہے عنایت شہ کی
حق تعالیٰ کی زیارت ہے زیارت شہ کی

۹۴

۱۱۰

شہ ذیشان نے کہا ہیں یہ تمھارے دادا
نام اطہین کا ہے علی ہیں یہی میرے بابا
لب کوثر بھی ہے آنے کا تمھارے چرچا
منتظر گلشن جنت میں کھڑی ہیں زہرا
حق نے بھیجا ہے بشارت او غفین دینے کیلئے
مصطفیٰ آتے ہیں تم دونوں کے لینے کے لئے

۱۱۱

یہ خبر سن کے جری مرنے پہ تیار ہوئے
ہچکی آئی تو عیاں موت کے آثار ہوئے
مضطرب اور زیادہ شہ ابرار ہوئے
پاؤں پھیلا دیئے خاموش وہ دلدار ہوئے
گئے کوثر کی طرف پیاس کے مارے دونو
رو دیئے سب جو کہا شہ نے سدھارے دونو

۱۱۲

لاشے اوٹھوا کے چلے شاہ زمن سوئے خیام
کہتے جاتے تھے یہ رو رو کے شہنشاہ انام
ہے شہیدوں کا ادب اس میں نہیں کوئی کلام
لے چلو دونوں دلیروں کو باآرام تمام
مرتبہ انکا بہت پیش خدا عالی ہے
اوس نے نانا سے یتیموں کی سفارش کی ہے

۱۱۳

ماں نے دیکھا کہ بڑے شان سے آتے ہیں امام
دونوں کو لاتے ہیں دلبند حسن اور اکبر
جا کے یوں سب سے کہا آتے ہیں میرے دلبر
میں بچھا دوں گی بچوں کے بچھونے ہیں کدھر
گود میں یاور سلطان امم آتے ہیں
دونوں نادان مرے سوتے ہوئے آتے ہیں

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۱۱۳

گود میں قاسم و اکبر او نھیں خیمہ میں جو لائے
ہائے مسلم کے پسر اہل حرم سب چلائے
حال او سدم جو بہن کا تھا نہ اللہ دکھلائے
دوڑی کہتی ہوئی لوگوں سے مرے بھائی لائے
روکے چلاتی تھی ماں وس تھے مجھسے دونو
ہائے بیٹے تھے کرو دے دو مجھے لاشے دونو

۱۱۴

ایسا عباس کو تھا پاس شہ عرش وقار
چاہتے تھے نہ بڑھے رنج امام ابرار
تھیں جو ماتم کے لئے زوجہ مسلم تیار
منع کرتے تھے اشارے سے بہن کو ہر بار
گرنے لگتی تھیں جہاں ہاتھ پکڑ لیتے تھے
دیکھو رونا نہیں آہستہ کان میں کہہ دیتے تھے

۱۱۵

شہ نے فرمایا کہ خواہر انہیں سینے سے لگاؤ
رو و آنکھوں سے لہو دیکھ کے بیٹوں کے گھاؤ
مر چکے دیر ہوئی اب نہیں بے جان کے شاؤ
واہ رے صبر کہا قاسم و اکبر سے کہ لاؤ
روئے سینے پہ جو دامن شہ صفدر نے لیا
ایک کو ماں نے لیا ایک کو خواہر نے لیا

۱۱۶

قبلہ رو لا کے لٹا یا او نھیں منہ کھول دیئے
بولیں وہ دونو سفر کر چکے تم بھی نہ جیئے
غور سے دیکھ کے اشک آنکھوں میں بھر کر یہ کہا
تم نے تجہیز نہ کی قبر کی جان کے لیے
تم ادھر گھر سے گئے اور مری جان گئی
ساتھ بیٹے چلو تجکو بھی میں قربان گئی

www.emarsiya.com

رباعی

پیری سے ہیں خم راہ جناں کیونکر لیں
اک عمر پڑے ہیں خم زر اوہام پھر لیں
سیدھے ہیں لحد میں اسے وزن و توشہ اٹھا و
چلتے ہیں زر اگر تو سیدھی کر لیں

پیروں پہ خدا نے کی ہے تخفیف رشید
دیکھو کہ نماز صبح دو رکعت ہے

رباعی

دنیا سے بھی بے بسی سے چلے جائیں گے
کیا خلق سے جز گناہ لے جائیں گے
پیری سے ہیں خم حشر میں دیکھے گا کون
جنت میں جھکے جھکے چلے جائیں گے

رباعی

پیری میں عبادت کی کہاں طاقت ہے
سچ پوچھئے تو ہو گر تو فقط ہمت ہے

سلام

بس رشید اب نہ بیاں کر یہ غم آل عبا
مرثیہ تو نے بہت خوب بہت خوب کہا
تیرے پر آئیں مطالب تجھے دے اجر خدا
کون یاں دیگا وہاں شاہ سے پائیگا صلا
حال مسلم کے یتیموں کا کہا آپ کیا ہے
تجھکو ہر ایک مسلماں سے صلہ لینا ہے

سلام

تھی تمنا کہ اگر موت سے مہلت پاتی
چھوٹی چھوٹی دو لہنیں بیاہ کے گھر میں لاتی
چار دن فرزندوں سے دولت پہ مجھے ہاتھ آئی
روح خوش ہوتی جواں چار کے کاندھے جاتی
چل بسے رحم مرے حال پہ کھانے والے
اٹھ گئے ہائے مری لاش اٹھانے والے